مولانا محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

تہذیب مغرب کا نقطہ عروج

مغرب کے متعفن معاشرہ میں ایڈز کے سدباب کے بجائے وسعت اسباب

اقوام متحدہ کے ڈویلپمنٹ پروگرام کے سربراہ ولیم ڈریپر نے کہا کہ رواں صدی کے آخر تک دنیا بھر میں ایڈز کے مرض سے دو کروڑ افراد ہلاک ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ یہ مہلک مرض مغربی ممالک کے ساتھ ساتھ ایشیائی ممالک کو بھی اپنی گرفت میں لے سکتا ہے انہوں نے ایشیائی ممالک میں تھائی لینڈ، ملائشیا اور فلپائن کا نام لیا ہے۔

(جنگ لندن)

اقوام متحدہ کے مذکورہ بالا نمائندے کی اس تصریح سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی ممالک میں ایڈز کے مریض کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ اور یہ مہلک مرض انتہائی تیزی کے ساتھ اپنے اثرات پھیلا رہا ہے۔ ایشیائی ممالک میں ان چند ممالک کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی اس کے اثرات ہیں لیکن مغربی ممالک کی بہ نسبت بہت ہی کم ہیں۔ جہاں تک برطانیہ کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں ایک رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ستمبر ۱۹۹۱ء تک ایڈز کے ۱۶ ۹۴ واقعات رجسٹرڈ ہوتے ہیں جن میں سے ۶ فیصد سیاہ فام اور ایک فیصد ایشیائی تھے۔

(جنگ لندن ، ۱ اپریل)

جدید دنیا میں ایڈز کے مرض کو انتہائی مہلک مرض شمار کیا جا رہا ہے جس نے دنیا بھر کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور دانشوروں کو پریشان کر رکھا ہے۔ اور عالمی سطح پر ایڈز جیسی بیماری کا مقابلہ کرنے کے لیے منظم کوششیں جاری ہیں تاکہ اس بیماری پر قابو پا لیا جائے۔ تاحال اس میں پوری کامیابی نہ ہو سکی بلکہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کا مصداق بن چکا ہے۔ ایک طرف دنیا بھر کے دانشور سر جوڑ کر بیٹھے ہیں کہ ایڈز کا علاج معلوم ہو جائے تو دوسری جانب اس مرض کو وجود دینے والے افعال کی بھی بھرپور حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ ہزاروں پونڈ کی مالی امداد دی جا رہی ہے اور اس مرض کو وجود دینے والے جیسے قماش لوگوں کے مطالبات تسلیم کرتے ہوئے انہیں سرکاری تحفظ دیا جا رہا ہے۔

اس وقت عالمی سطح پر یہ حقیقت مسلم ہو چکی ہے کہ ایڈز نامی بیماری کے پیدا ہونے میں جہاں اور اسباب کو دخل ہے ان میں سب سے بڑا اور اہم سبب لواطت پرستی، ہم جنسی اور غیر فطری عمل ہے اور ایڈز کے زیادہ تر مریض

اس بدترین افعال کے مرتکب پائے گئے ہیں۔ ہسپتالوں کے اشتہارات اور ٹیلی ویژن میں بار بار خبردار کیا جاتا ہے کہ غیر فطری عمل سے اجتناب کیا جائے لیکن انتہائی افسوس کی بات تو یہ ہے دوسری جانب اس بیماری کو وسیع کرنے کے پروگرام بھی موجود ہیں۔

مغربی دنیا میں ان افعال خبیثہ کو عیب نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسے آزادی کے نام پر نہ صرف گوارا کیا جاتا ہے بلکہ سالانہ گرانٹ دے کر ان کے پروگراموں میں وسعت پیدا کی جاتی ہے ان کے لیے الگ مراکز بنائے جاتے ہیں۔ اور حکومتی سطح پر انہیں ہر قسم کا تعاون بھی حاصل ہوتا ہے۔

چند ماہ قبل برطانوی رکن پارلیمنٹ جو یہودی ہے اور لیبر پارٹی کا اہم رکن بھی، غیر فطری عمل میں مرتکب پایا گیا۔ اخبارات اور عالمی خبروں میں اس کے چرچے رہے۔ لیکن کسی بھی رکن پارلیمنٹ یا مذہبی رہنماؤں نے نہ اس کے خلاف آواز اٹھائی اور نہ ہی اس سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ حد تو یہ ہے کہ برطانوی ٹی وی کے چینل ۴ میں ایک پروگرام کے دوران وہ خود بھی موجود تھا اور اس کے ہمراہ یہودیوں اور عیسائیوں کے بڑے مذہبی رہنما بھی مدعو تھے اور ساتھ ہی ساتھ برطانیہ کی تین سیاسی پارٹیوں کے اہم رہنما بھی۔ پروگرام دو گھنٹے تک چلتا رہا اخلاقیات کا موضوع بھی زیر بحث آیا لیکن کبھی بھی رہنما نے اس یہودی رکن پارلیمنٹ کی اس گستاخی اور غیر فطری حرکت کی مذمت نہ کی، بلکہ اسے اس کا ذاتی فعل قرار دیکر آزادی کی نذر کر دیا گیا۔

اور اب انتخابات کے دوران لیبر پارٹی نے اس امر کا وعدہ بھی کیا ہے کہ ہم جنس پرستی کے لیے ۲۱ سال کی عمر کی قید ختم کر کے ۱۶ سال کر دی جائے گی کہ برطانوی نوجوان سولہ سال کی سرحد میں قدم رکھتے ہی قانونی طور پر ہم جنسی میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ برطانیہ میں کئی ایسی کونسلیں ہیں جنہوں نے ہم جنس پرستوں کے لیے الگ مراکز کے مطالبات کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ مانچسٹر ایوننگ نیوز ۹ دسمبر ۹۰ء کی ایک خبر ملاحظہ فرمائیے۔

"مانچسٹر شہر کی کونسل نے ۳ لاکھ پونڈ کی مالیت سے ایک ایسی عمارت بنانے کا فیصلہ کیا ہے جو ہم جنس پرستوں کے لیے مخصوص ہوگی کونسل کی ایک ہم جنس پرست مس ایڈورڈ کا کہنا ہے کہ مانچسٹر میں ہم جنس پرستوں کی تعداد بہت ہے۔"

اب آپ ہی غور فرمائیں کہ جس شہر کی کونسل ہم جنس پرستوں کی نہ صرف تائید کرے بلکہ اسے بھرپور مالی امداد بھی دے اس شہر اور اس ملک میں ایڈز کے مریض کی تعداد میں اضافہ نہ ہو تو اور کیا ہو۔ بلکہ یورپ میں باقاعدہ ہم جنس پرستوں کو سرکاری تحفظ دیا گیا ہے اور ان کی شادیاں بھی ہوتی ہیں۔ اور حکومت ان شادیوں کو باقاعدہ تسلیم بھی کرتی ہے۔ برطانوی اخبار شام ۱۵ اکتوبر ۸۹ء میں شائع ہونے والی اس خبر کو ملاحظہ فرمائیے۔

"ڈنمارک کی حکومت نے لواطت پرستوں کی شادی کو سرکاری تحفظ دینے کا اعلان کر دیا ہے جو

یکم اکتوبر ۸۹ء سے شروع ہو چکا ہے اس تحفظ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دو مردوں نے آپس میں شادی کی۔ اور یہ شادی رجسٹرار کے دفتر میں ہوئی جہاں انہیں شادی کے سرٹیفکیٹ بھی جاری کئے گئے اور مزید دس جوڑوں نے بھی بڑے زور شور سے یہ شادی کی۔ انھوں نے خیال ظاہر کیا کہ آئندہ اس قسم کی شادیاں چرچ میں بھی ہوا کریں گی اور امید ظاہر کی ہے کہ چرچ ایسی شادیوں کو باقاعدہ تسلیم بھی کرے گا۔ اخبار کی رپورٹ کے مطابق یورپی ممالک کے تمام ہم جنس پرستوں نے اس قانون پہ بے پناہ مسرت کا اظہار کیا ہے اور انھوں نے مطالبہ کیا ہے کہ دوسرے ممالک بھی اس قانون کو تسلیم کریں۔

یورپی ممالک کا یہ طرز عمل۔ مفکروں اور دانشوروں کے ساتھ ساتھ ارکان پارلیمنٹ کے غیر فطری عمل کو سرکاری تحفظ دینے کا مطالبہ اور اس پہ اصرار ان کی بیمار ذہنیت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ جس نے عفت و عصمت، شرم و حیا، شرافت و نجابت کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا ہے اور یہی وہ بیمار ذہنیت ہے جو شیطان رشدی اور اس قسم کے دوسرے قماش لوگوں کی حمایت میں پیش پیش رہتی ہے۔

اس سے زیادہ تعجب خیز امر یہ ہے کہ سکولوں کالجوں میں ایڈز کے خلاف اعلان جنگ کے نام سے جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے وہ بھی دراصل ایڈز جیسی خطرناک بیماری کو وسعت دینے لگا ہے۔ سکولوں میں عریاں فلمیں دکھانا جنسیات کے طور و طریقے سے واقف کرانا۔ اور نوجوان بچوں اور بچیوں کے جنسی جذبات کو برانگیختہ کرنے والی حرکات کو عملی شکل میں لانا ایڈز کو ختم کرنے میں مددگار بنے گا یا فحش افعال و بے حیائی کے مناظر کو مزید ابھارے گا۔

ہمارے نزدیک مغربی معاشرہ طہارت و شرافت کے معانی و مفاہیم سے بالکلیہ خالی ہو چکا ہے۔ ان میں حیوانی طریقے اپنانے کی لت پڑ چکی ہے اور جانوروں سے بدتر زندگی گذارنا ان کا مشغلہ بن چکا ہے جب صورت حال یہ ہو جائے تو پھر بالآخر فطرت کی خلاف ورزی پر وہ سزا دی جاتی ہے جس سے بچنا دشوار ہو جاتا ہے اور عذاب الٰہی کچھ اس انداز میں گرفت میں لے لیتی ہے کہ جس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ ایڈز ہے جس نے مغربی ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور بے حیا و قماش اپنے پنجے گاڑ چکا ہے۔ اور جن جن ممالک نے مغربی طرز و انداز کو اپنانے کی کوشش کی۔ وہاں بھی یہ حال ہے۔ اس لیے یہ بات ہمیشہ کے لیے ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ خدائی احکام سے بغاوت کا انجام اس دنیا میں بھی عبرتناک ہی ہوگا اور آخرت کا عذاب وہ تو بس تیار ہی ہے۔ ان جهنم كانت مرصادا للطاغين مابا۔ وما علينا الا البلاغ۔